بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۷۱	۳ شہادت ۱۳۴۷ ہش ۴ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۳ اپریل ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

شادی کی تقاریب اور درخواستِ دُعا

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

میرے لڑکے محمد احمد خاں کے چھوٹے بیٹے عزیزی محمود احمد خاں کی شادی کل میری بھانجی کی اور عزیزم کرنل داؤد احمد میرے چھوٹے بھائی صاحب رضی کے لڑکے کی بچی عزیزہ امۃ الشافی بیگم سے بخیر وخوبی بفضلہ تعالیٰ انجام پائی۔ تمام برادران وخواہرانِ جماعت سے التجائے دعا ہے دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو۔

"خیر ہی خیر رہے خیر کی راہیں کھل جائیں"

اللہ تعالیٰ تاقیامت نیک نسل کا سلسلہ ہم سب بہن بھائیوں سے اور ہماری اولادوں سے چلاتے رکھے۔ سب سچے مومن احمدیت کے نایاب نمونے بنیں۔ عاشقِ رب عاشقِ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کے فدائی آپ کے نقشِ قدم پر چلنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو فلاح دارین اور دینی ودنیوی، روحانی جسمانی حسنات وبرکات عطا فرمائے۔ انجام بخیر ہوں دو جہان میں خیر کثیر۔ مولا کریم رحمان ورحیم اپنی رحمت سے ان کو عطا فرمائے اس کے فضل وکرم کا سایہ تا ابدان پر ان کی اولادوں اور نسلوں پر رہے آمین

پھر انشاء اللہ تعالیٰ میرے نواسے عزیز منور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے لڑکے ڈاکٹر مبشر احمد سلمہ کی شادی میرے منجھلے بھائی صاحب رضی کی پوتی میرے بڑے بھائی حضرت مصلح موعود رضی کی نواسی سے ۴ اپریل کو قرار پائی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اسی طرح بہت درد دل سے دعائیں ان کے لئے بھی ساتھ ہی جاری رکھیں۔

میں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اعتماد سے یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ جس طرح آپ لوگوں کے لئے بہت پیار بہت درد دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ ہر ایک کا دکھ اپنا دکھ ہر ایک کی خوشی اپنی خوشی معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ لوگوں کو بھی محبت کے زیرِ اثر زیادہ دعاؤں کی توفیق ملے گی۔ بعونہٖ تعالیٰ کیونکہ "دل را بدل رہیست"

خدا تعالیٰ آپ سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

مُبارکہ

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

• ربوہ ۲ اپریل۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اکثر اوقات شدید ضعف کی وجہ سے بہت ناساز ہوجاتی ہے۔ بہت تھکان محسوس فرماتی ہیں۔ اس حالت میں لکھنا پڑھنا مشکل ہوجاتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے آمین اللّٰھم آمین

• ربوہ ۲ اپریل۔ کل بعد نماز عشاء محترم نواب محمد احمد خان صاحب نے اپنی کوٹھی دارالسلام میں اپنے صاحبزادہ مکرم محمود احمد خان صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افراد۔ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناظر ووکلاء صاحبان اور دیگر احباب نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہِ شفقت تشریف لائے۔ دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔

• محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ڈائریکٹر تھیوریٹکل فزکس سنٹر ٹریسٹ (اٹلی) اپنے لیکچروں کے سلسلہ میں ۱۳ مارچ کو امریکہ، سویڈن، ناروے، لنڈن، ٹریسٹ (جہاں دنیا کے علم طبیعیات کے چار سو ماہرین کا سیمنار ہو رہا ہے اور جس کا انتظام موصوف خود کر رہے ہیں) اور بنکاک کے دورہ پر روانہ ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا سفر وحضر میں حافظ وناصر ہو۔ اس سفر کے دوران بھی آپ کو اپنے فضل سے عظیم الشان کامیابی سے نوازے۔

• برادرم عزیزم چوہدری جلال الدین احمد ساکن کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہِ لطف نومولود کا نام افتخار الدین احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

صلاح الدین احمد شیر قانونی وناظم جائداد

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ اپریل ۱۹۶۸ء

مسلمانوں کے اقبال و عروج کی اصل راہ

گزشتہ اداریہ میں ہم نے سعودی عرب کے جناب الشیخ محمد سرور الصبان کی اس تقریر کے بعض اقتباسات پیش کئے تھے جو انہوں نے رابطۂ عالم اسلامی کی مجلس تاسیس کے نویں اجلاس میں کی تھی اور جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ فلسطین اور دنیائے اسلام کی دیگر ناکامیوں کا سبب یہ ہے کہ مسلمان دینِ حق سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور انہوں نے تخریب پسندانہ اور کافرانہ و ملحدانہ نظریہ ہائے حیات کو اپنا رکھا ہے اور وہ دن بدن لذت پرستی اور عیش کوشی کی زندگی اور لہو و لعب میں غرق ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب الشیخ محمد سرور الصبان نے اپنی اس تقریر میں اس صورتِ حال کی اصلاح پر زور دیتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"ہمارا یہ شدید احساس ہے کہ اس ہولناک جنگ کے اندر ہمارے اسلحہ صرف سیاسی اور فوجی نوعیت کی جدوجہد پر موقوف نہ ہوں بلکہ یہ بھی لازم ہے کہ مسلمانوں کے اندر وہی مذہبی روح بیدار کی جائے جو ہمارے سلفِ صالحین کا طرۂ امتیاز تھی اور اس امت کے بعض لوگوں کی اصلاح بھی اسی نسخہ کیمیا سے ہو سکے گی جس سے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی ہے۔ اگر ہم نے ماضی میں اپنی زندگی کی بدولت دنیا کے اندر پرچم توحید لہرا دیا تھا اور خلقِ خدا کو عدل و انصاف کی نعمت سے بہرہ ور کیا تھا اور ظلم و استبداد کا قلع قمع کیا تھا تو آج بھی ہم اگر اس طرزِ زندگی کو اپنالیں تو بلاشبہ بتوفیقِ ایزدی کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے"۔

(روزنامہ امروز ۲۸ مارچ ۶۸ "اشاعتِ اسلام")

قبل ازیں جون ۶۷ میں اسرائیلی حملہ کے وقت عربوں کی شکست پر شاہ مراکش نے بھی یہی کہا تھا کہ عربوں کی شکست کا باعث اسلامی اقدار اور اسلامی تعلیمات کا ترک کر دینا ہوا ہے۔

"اگر دیکھا جائے تو یہ بعینہٖ وہی بات ہے جس کی طرف بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۶۸ سال قبل مسلمانوں کو توجہ دلائی تھی۔ آپ نے یہ دیکھ کر کہ مسلمان یورپ کی تقلید کو ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہوئے دن بدن قرآن مجید سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور غیر اسلامی نظریہ ہائے حیات اپنانے کی طرف مائل ہو رہے ہیں، ۲۲ دسمبر ۱۹۰۰ء کو ایک تقریر ارشاد فرمائی۔ اس میں آپ نے فرمایا:

"کوئی مجھ کو یہ بتلائے کہ کیا پہلے زمانہ میں جب قوم بنی تھی وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی؟ کیا مغربی قوموں کے نقشِ قدم پر چل کر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں؟ اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی تو بے شک گناہ ہوگا اگر ہم اہل یورپ کے نقشِ قدم پر نہ چلیں۔ لیکن اگر ثابت نہ ہو۔ اور ہرگز ثابت نہ ہوگا۔ پھر کس قدر ظلم ہے کہ اسلام کو چھوڑ کر قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا، ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جاوے جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کریم کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔

صحابہؓ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر تو آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصہ میں نہ آیا تھا وہ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے اور انہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے۔ ان لوگوں کی پیروی کسی رسم و رواج تک میں بھی نہ کرتے تھے جن کو کفار کہتے تھے جب تک اسلام اس حالت میں رہا وہ زمانہ اقبال اور عروج کا رہا۔ اس میں بستر یہ تھا ؎

خدا داری چہ غم داری

مسلمانوں کی فتوحات اور کامیابیوں کی کلید بھی ایمان تھا۔ صلاح الدین کے مقابلہ پر کس قدر ہجوم ہوا تھا لیکن آخر اس پر کوئی قابو نہ پا سکا۔ اس کی نیت اسلام کی خدمت تھی۔ غرض ایک مدت تک ایسا ہی رہا۔ جب بادشاہوں نے فسق و فجور اختیار کیا پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ٹوٹ پڑا اور رفتہ رفتہ ایسا زوال آیا جس کو اب تم دیکھ رہے ہو۔ اب اس مرض کی جو تشخیص کی جاتی ہے۔ ہم اس کے مخالف ہیں۔ ہمارے نزدیک اس تشخیص پر جو علاج کیا جاوے گا وہ زیادہ خطرناک اور مضر ثابت ہوگا۔ جب تک مسلمانوں کا رجوع قرآن شریف کی طرف نہ ہوگا اور ان میں وہ ایمان پیدا نہ ہوگا یہ تندرست نہ ہوں گے عزت اور عروج اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۱۵۷ - ص۱۵۸)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے مرض کی نشان دہی کر کے اس کا علاج ہی تجویز نہیں فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور منشاء کے مطابق انہی خطوط پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ایک جماعت بھی قائم کر دکھائی۔ چنانچہ آپ کی قائم کردہ جماعت مغربیت کی اندھی تقلید سے محفوظ رہتے ہوئے خدائی تائید و نصرت کے ماتحت اطراف و جوانبِ عالم میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ اس شان سے ادا کر رہی ہے کہ ایک دنیا اس کی معترف ہے۔ دنیا کے کونہ کونہ میں ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی طرح پڑ رہی ہے اور رفتہ رفتہ ایک عظیم روحانی انقلاب رونما ہوتا چلا آ رہا ہے جو خدائی وعدوں کے مطابق اپنے وقت پر پایۂ تکمیل کو پہنچے گا اور ضرور پہنچے گا۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔

الغرض مسلمانوں کے لئے سب سے پہلا اور مقدم کام یہ ہے کہ وہ مغربیت کی اندھی تقلید سے اپنا دامن بچاتے ہوئے قرآن مجید کو اپنا راہنما بنائیں اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہوں اور اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں کیونکہ اصل الاصول یہی ہے کہ عروج و اقبال اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا تھا۔

خدا ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ

"خدا تعالیٰ کا عذابِ شدید آنے والا ہے اور وہ خبیث اور طیب میں ایک امتیاز کرنے والا ہے وہ تمہیں فرقان عطا کرے گا۔ جب دیکھے گا کہ تمہارے دلوں میں کسی قسم کا فرق باقی نہیں۔ اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفاء عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم ص۷۱ حاشیہ)

تبتّل کا اعلیٰ مقام

"مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالیٰ کے حضور رکھ دیتا ہے"

(حضرت مسیح موعودؑ)

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے۔ ربوہ)

مومن جب خدا تعالیٰ کے مامور اور اس کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے اور ایک روحانی نظام میں منسلک ہو جاتے ہیں تو ان کا وجود اپنا وجود نہیں رہتا وہ ان کے ہاتھ پر بِک جاتے ہیں اور ان کی کوئی چیز ان کی اپنی نہیں رہتی وہ در اصل مامور من اللہ اور اس کے خلفاء کے ہاتھ پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے اور اس کے نتیجہ میں اسی کے ہاتھ بِک رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔

اے محمد رسول اللہؐ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ در اصل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بِک رہے ہوتے ہیں۔

اور بیعت کرنے کے بعد ان کے نفوس ان کے افکار ان کے خیالات اور ان کے دلوں میں ایک عظیم انقلاب رونما ہو جاتا ہے پھر وہ وہ نہیں رہتے جو اس سے قبل تھے کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے بیعت بازیچۂ اطفال نہیں در حقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۴۳۹)

حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق "بیعت بازیچۂ اطفال نہیں" کہ رسماً بیعت کر لی و بس اس کے بعد اپنے اندر کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ اس قسم کی بیعت حقیقی بیعت نہیں کہلا سکتی بیعت کرنا اپنے نفسوں پر موت وارد کرنے کے مترادف ہے جس کے بعد ایک روحانی سلسلہ میں منسلک ہو کر ایک مومن کو نئی روحانی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ کسی مامور اور اس کے خلفاء کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے کے بعد بھی وہ آزاد ہے۔ اپنے افعال میں اپنے افکار میں اپنے اموال میں اپنے اوقات میں وہ غلطی خوردہ اور اپنے نفس کو دھوکہ دینے والا ہے خدا کی نظروں میں اس کی بیعت بیعت نہیں قرار پاتی اس لئے کہ اس نے بیعت کر کے اپنے نفس پر موت وارد نہیں کی اپنے وجود کو ختم نہیں کیا یہ بیعت نہیں بلکہ بیعت کا استخفاف قرار پائے گا ایک مومن جب اسلام کے روحانی نظام میں منسلک ہو جاتا ہے تو وہ اپنے اوپر بہت بڑی ذمہ داریاں عاید کر لیتا ہے کیونکہ اسلام متقاضی ہے۔ اخلاص۔ اطاعت۔ فرمانبرداری انقیاد اس راہ میں کھو جانے اور اپنے اوپر موت وارد کر لینے کا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اسلام اللہ تعالیٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آ جانے کا نام ہے اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالیٰ کے حضور رکھ دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۱۸۱)

مومن ایک روحانی سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر خدا کو پانے کے لئے اپنا سب کچھ کھو دیتا ہے اس کا دماغ ایک خاص نہج پر کام شروع کر دیتا ہے اس کا دل یکسر بدل جاتا ہے اس کی زبان پر مُہر لگ جاتی ہے اور کوئی ایسی بات اس سے نہیں نکلتی جو خدا تعالیٰ۔ اس کے مامور اور اس کے خلفاء کے منشاء کے خلاف ہو اس سے کوئی کام ایسا سرزد نہیں ہوتا جو اپنے مطاع و مقتداء کے منشاء کے مطابق نہ ہو وہ ہر بات پر اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہتا ہے اور خواہ اسے سمجھ آئے یا نہ آئے کبھی کسی بات پر اعتراض نہیں کرتا اس لئے کہ اعتراض کرنا مومنوں کا نہیں منافقوں کا شیوہ ہے اور ایک مومن منافقت سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ
یَضِیْقُ صَدْرُکَ
بِمَا یَقُوْلُوْنَ۔

(الحجر آیت ۹۸)

اعتراضات سے تمہیں (مخاطب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں) بیحد تکلیف ہوتی ہے اور ایک حقیقی مومن یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے مامور اور اس کے خلفاء کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے اور اس طرح اس کا خدا اس سے ناراض ہو جائے اس کے دل میں کسی بات پر کبھی کوئی خلش پیدا نہیں ہوتی بلکہ وہ مامور من اللہ اور اس کے خلفاء کے فیصلہ ان کے ارشاد اور ان کے منشاء کو بسر و چشم قبول کرتا ہے اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ اسے تسلیم کرتا ہے اللہ مومنوں کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا۔

جب تیرا منشاء انہیں معلوم ہو جاتا ہے تو تیرے فیصلہ پر ان کے دلوں میں کسی قسم کا انقباض پیدا نہیں ہوتا بلکہ انشراحِ صدر سے اسے قبول کرتے اور اسی میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہمارے ہاتھ پر بیعت تو یہی کی جاتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا اور ایک شخص جسے خدا نے اپنا مامور کر کے دنیا میں بھیجا ہے اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے جس کا نام حکم اور عدل رکھا گیا ہے اپنا امام سمجھوں گا اس کے فیصلے پر ٹھنڈے دل اور انشراحِ قلب کے ساتھ رضامند ہو جاؤں گا لیکن اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد بھی ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینے میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے پورا تبتّل حاصل نہیں کیا اور وہ اس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچی جو تبتّل کا مقام کہلاتا ہے بلکہ اس کی راہ میں سوائے نفس اور دنیوی تعلقات کئی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۳۵۹)

ایک اور جگہ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"تقوٰی کی حقیقت وہی شخص اپنے اندر رکھتا ہے جو افراط آمیز تفتیشوں اور لمبے چوڑے انکاروں اور ہر ہر جزئی کی موشگافی سے اپنے تئیں بچاتا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صہ ۳۶)

پس جو شخص اپنے امام و مقتداء کے فیصلہ پر انشراحِ قلب کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا اور اپنے سینے میں کوئی روک اٹک اور خلش محسوس کرتا ہے وہ اپنے نفس کی خواہشات کا بندہ ہے نہ کہ خدا کا۔ ایک مومن کو اپنے دل و دماغ اور زبان پر پورا قابو حاصل ہوتا ہے اس سے کبھی کوئی بے احتیاطی کا کلمہ نہیں نکلتا کیونکہ یہ امر تقوٰی شعاری کے منافی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"انسان کی زبان کی بیباکی اس امر کی دلیل ہے کہ اس کا دل سچے تقوٰی سے محروم ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۱۳۹)

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی مومن بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین ؎

ذکرِ الٰہی کرنے اور درود شریف پڑھنے کی نہایت بابرکت اجتماعی تحریک

(محترم نذیر احمد صاحب خادم)

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی یاد ہی ایک پاکباز انسان اور سچے مومن و مسلمان کی روح کی غذا، اس کی ہر دُکھ کی دوا، اس کے دل کا سرور اور اس کی آنکھوں کا نور ہے۔ ظاہری نمود و نمائش، دولت کی افزائش، بہت بڑے عہدے اور عالیشان عمارات و محلات کی رہائش سے دل کو حقیقی سکون و راحت ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔

خود خالقِ کائنات کا فرمان ہے کہ

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

"یاد رکھو دلوں کو حقیقی راحت و سکون اور طمانیت و تسکین صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی یاد سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔"

سچے مومن کسی حالت میں بھی یادِ خدا سے غافل و لاپروا نہیں ہوتے اُن کی کیفیت "دست در کار و دل بایار" والی ہوتی ہے۔ اسلام نے چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، سفر و حضر غرضیکہ زندگی کے ہر گوشہ، ہر موڑ، ہر موقع اور ہر حالت میں اپنے ماننے والوں کو خدا کو یاد رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے اور ہر موقع کی دعا سکھائی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:-

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ
تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ
الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ
وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ
الْغٰفِلِيْنَ ○

یعنی (اے نبیؐ) تو اپنے نفس میں اپنے رب کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتا رہا کر اور دھیمی آواز سے بھی، صبح بھی اور شام بھی (ایسا کیا کر) اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ متکبر ہیں جو اُس کی عبادت، تسبیح اور تحمید و تمجید سے غفلت کرتے ہیں۔ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ
لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ
عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ
وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ۔

(اعراف ع ۲۴)

"وہ جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں (یعنی اُس کے مقرب ہیں) یقیناً اپنے رب کی عبادت سے اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس کے سامنے سجدے کرتے رہتے ہیں۔"

پس ذکرِ الٰہی سے تغافل کبر و غرور کی علامت اور ناشکرے پن کی نشانی ہے۔

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی دوسری بے شمار ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ عبادتِ الٰہی اور ذکرِ خدا میں اس قدر مشغول و محو رہتے کہ شب بیداری کرنے اور بحضور ربِّ غفور رونے اور گڑگڑانے سے حضورؐ کی آنکھیں متورم ہو جاتیں اور کھڑے کھڑے پاؤں مبارک سُوج جاتے۔ امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ تو پاکوں کے سردار ہیں اور معصوم ترین وجود ہیں، پھر آپؐ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں اور اس قدر دُکھ اور تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں۔ روحِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اے عائشہؓ!

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا کہ کیا میں ربّ العالمین کے احسانات و انعاماتِ بے پایاں کا شکر ادا کر کے اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ حضورؐ کے اس فرمان سے ظاہر ہے کہ ہمارے خدا کو ہماری عبادات اور ذکر کی کوئی احتیاج اور ضرورت نہیں یہ تو ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ ہم اپنے ربّ رحمان و مہربان کی بے شمار عنایات و نوازشات اور احسانات و انعامات کا کچھ شکر ادا کریں ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اگر ہر روز ہزاروں مرتبہ اُس کی راہ میں مریں اور جئیں اور پھر مریں اور جئیں تو بھی ہم اُسکی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کر سکتے کیونکہ یہ

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

پس یادِ خدا سے تغافل ناشکرے پن کی علامت ہے۔ وہ دل تاریک و سیاہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں۔ اور وہ گھر مُردہ اور غیر آباد ہے جس میں ذکرِ الٰہی نہیں ہوتا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ
رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُهٗ
مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

(بخاری)

"ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔"

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ

مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ
يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ
وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا
يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ
الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

"وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا اُن کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔"

حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اس منذر فرمان کو پڑھ کر ہر عاشقِ رسولؐ کی رُوح یقیناً کانپ اُٹھتی ہے۔ ہمیں اس ارشادِ گرامی سے ڈرتے ہوئے اپنے قلوب میں یادِ الٰہی کو ہر دم بسائے رکھنا چاہیئے اور اپنے گھروں کو خدا تعالیٰ اور اسکے رسولِ مقبولؐ کے ذکر کے انوار سے منور اور زندہ رکھنا چاہیئے۔ ہر احمدی کو بیعت کے وقت اپنے ربِّ عظیم سے کئے ہوئے اِس عہد کو ہمیشہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا اور اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونا چاہیئے کہ وہ

"بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکمِ خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنالیگا۔"

آج پھر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود نے ہم پر احسانِ عظیم فرماتے ہوئے ہمیں اپنا یہ بنیادی عہد یاد دلایا ہے اور پوری جماعت کو تاکیدی ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کے تمام مرد، عورتیں اور بچے یکم محرّم الحرام سے شروع کر کے ۱۳۸۸ھ کے پورے سال تک نہایت توجہ انہماک اور محبت و شوق کے ساتھ اپنے اوقات کو کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرنے اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں گزاریں تاکہ "اِس دنیا کی فضا تحمید و تمجید اور درود شریف کی آوازوں سے اِس طرح معمور ہو جائے کہ اُن کے آگے شیطان کی آواز ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دب جائے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف پڑھنے اور ذکرِ الٰہی کرنے کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے احمدی احباب کو مندرجہ ذیل ورد کرنے کی خصوصیت سے تاکید فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ یکم اپریل بمطابق یکم محرم الحرام ۱۳۸۸ھ سے شروع کر کے پورے سال تک بڑی عمر کے تمام احمدی روزانہ کم ازکم دو سَو مرتبہ نوجوان کم ازکم ایک سَو مرتبہ، بچے کم ازکم ۳۳ مرتبہ اور بالکل چھوٹی عمر کے بچے جنہوں نے ابھی بولنا شروع کیا ہو وہ کم ازکم تین مرتبہ روزانہ یہ ورد کامل توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے پڑھتے رہیں اور وہ وِرد (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام پر مشتمل ہے) یہ ہے:-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

جلسہ یوم والدین

بتاریخ ۱۳ اپریل بروز بدھ نماز مغرب کے بعد دار الرحمت شرقی الف کی مسجد کے ملحقہ میدان میں "جلسہ یوم والدین" منعقد ہو گا جس میں محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد تقاریر فرمائیں گے۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

احباب بکثرت شمولیت فرمائیں۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ
دار الرحمت شرقی الف ربوہ)

واقفین وقف عارضی کے چند تاثرات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف عارضی کی تحریک میں شامل ہونیوالے احباب خلوص سے کام کر رہے ہیں ان کی رپورٹیں بالعموم نہایت خوشکن ہوتی ہیں۔ تازہ رپورٹوں میں سے چند تاثرات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان سے احباب اندازہ کر سکتے ہیں کہ وقف عارضی سے خود واقفین کو کتنا روحانی فائدہ پہنچتا ہے۔ احباب کو زیادہ سے زیادہ اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے۔ وقف عارضی کم از کم دو ہفتے کے لئے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے کے لئے ہوتا ہے۔ واقف اپنے خرچ پر سفر کرتا ہے اور خود ہی کھانے کا انتظام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین کے نیک نمونے سے دوسروں پر بھی خاص اثر ہوتا ہے جملہ رپورٹیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملاحظہ اور دعا کے لیے دفتر وقف عارضی بھجوا دی جاتی ہیں اور باقاعدہ محفوظ رکھی جاتی ہیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ پاکستان)

(۱)

مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلہ دار البرکات لکھتے ہیں:-

"حضور اقدس کی یہ تحریک بہت ہی بابرکت ہے جب میں دیہاتی بچوں اور بچیوں کے درمیان مسجد کی صفوں پر بیٹھ کر انہیں دو دو گھنٹے لگاتار قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھا رہا ہوتا تھا اور ایک بچہ ادھر سے ایک بچی ادھر سے باری باری پوچھتے تھے۔ مولوی صاحب یہ لفظ کیا ہے۔ اس کا ترجمہ کیا ہے تو بڑا لطف آتا تھا اور اللہ کی حمد زبان پر جاری ہوتی تھی اور مجھے تصور میں وہ صوفی اور بزرگ نظر آتے تھے۔ جنہوں نے فیج اعوج کے زمانہ میں عوام الناس کو دین اسلام سکھایا۔

یہ دیہاتی ماحول میں پلنے اور پروان چڑھنے والے بچے جنہیں احمدیت نے قرآن کریم سے متعارف کرایا۔ اور خصوصیت سے اس بابرکت تحریک کے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر اس قدر کرم کیا کہ اگر عمر تک اگر یہ لوگ حضور کے لئے دعائیں کریں۔ تو اس احسان عظیم کو نہیں اتار سکتے پھر اس تحریک سے غیر از جماعت لوگ بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں"

(۲)

مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب نسکہ لکھتے ہیں:-

"میری بعض مخالف خیال کرتے تھے کہ اب جماعت احمدیہ میں بھی باہمی اخوت و محبت کم ہوتی جا رہی ہے۔ مگر ناگہاں حضور انور کی پاک سکیم وقف عارضی نے پیار و محبت کا وہ حسین چشمہ بہا دیا جس کے نتیجہ میں آج بفضلہ تعالیٰ یہ عاجز عینی شاہد کی حیثیت میں گواہی دیتا ہے۔ کہ اس پاک سکیم نے باہمی اخوت و محبت میں وہ قوت بھر دی ہے جو قرون اولیٰ کا مکمل ظل ہے۔ جس کی نظیر حقیقی رشتہ داروں میں تلاش کرنا محال ہے۔ یہ عاجز جب رخصت پریم کوٹ سے واپس لوٹا تو محبت کی وجہ سے احباب کو ملتے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ مگر یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ مجھ سے ملنے والے احباب کی آواز بھی جدائی کے غم سے بھرائی ہوئی تھی۔ حالانکہ خاکسار کی یہاں پر کوئی ظاہری رشتہ داری نہیں تھی"

(۳)

وفد ۲۹۳۶ کے ارکان مکرم آفتاب احمد صاحب اور مکرم میاں محمود احمد صاحب پشاور لکھتے ہیں:-

"دن بھر خوب بارش ہوتی رہی جس کی وجہ سے دوپہر کو بھی جامع مسجد نہ جا سکے۔ کیونکہ گاؤں میں تیز بارش کے بعد اس قدر کیچڑ ہو جاتا ہے کہ آمد و رفت بند ہو جاتی ہے) شام کے وقت ایک خاص نشان اللہ تعالیٰ نے دکھایا بارش تیز ہو رہی تھی۔ مکرم خوشی محمد صاحب نے دعا کی تحریک کی۔ جس کے بعد سب موجود دوستوں نے بڑے خشوع و خضوع کیساتھ نماز مغرب عشاء جمع کر کے پڑھی، اور ہر سجدہ میں صرف بارش کے رکنے کی دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ گنہگاروں کی دعا اس قدر جلدی سنی کہ نماز عشاء ختم کرتے کرتے بارش جو بہت تیز ہو رہی تھی اور اس کے رکنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا رک گئی اور تھوڑی سی دیر میں تارے نظر آنے لگے اور صبح تک نہ صرف بارش نہیں ہوئی بلکہ مطلع بالکل صاف ہو گیا، دوسرے دن ایک شیعہ صاحب آ کر کہنے لگے کہ مولوی صاحب! کیا کوئی دعا مانگی تھی؟ مکرم خوشی محمد صاحب نے جواب دیا کہ دعا تو مانگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور دعا سن لی یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت دعا کا خاص نشان تھا جسے دوسروں نے بھی محسوس کیا"

(۴)

مکرم چوہدری ولی محمد صاحب فضا ونیس لاہور تحریر کرتے ہیں:-

"محسنم آقا میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں۔ حضور عاجز کا نام عارضی واقفین کی فہرست میں درج فرمانے کا حکم بخشیں اور منظور فرمائیں زندگی میں جب تک چلنے پھرنے کی طاقت رہی انشاء اللہ ہر سال پندرہ دن وقف کرتا رہوں گا"

(۵)

مکرم چوہدری عبد الحق و محمد اقبال صاحبان نے لکھا ہے کہ:-

"ہم نے دوسروں کو کیا واقفیت کرانی ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو احمدیوں سے ایسے ایسے سبق آموز واقعات سننے کا موقع ملتا ہے جو دل میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ اور قرب الٰہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جہاں بھی کوئی احمدی ملتا ہے اپنے سے بڑھ کر ہی ایمان اس کے اندر نظر آتا ہے ان سے مل کر اخلاص اور جذبہ کو دیکھکر اللہ تعالیٰ کی حمد منہ سے بے اختیار نکلنی شروع ہو جاتی ہے"

(۶)

وفد نمبر ۲۸۰۹ کے واقفین مکرم مولوی عبد الکریم صاحب میاں عبد الرفیق صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"حسب ہدایت حضور والا شان کھانا خود ہی پکا کر کھایا ہے باوجود بعض احباب اور رشتہ داروں کے اصرار کے ان کے ہاں سے نہ کھانا کھایا ہے اور نہ ہی چائے وغیرہ پی ہے۔

تصحیح: مورخہ ۱۲ مارچ کے الفضل کے صفحہ اول پر اخبار احمدیہ میں اعلان نکاح شائع ہوا ہے۔ اس میں نام غلطی سے عبد الباری ولد شیخ عبد القادر صاحب مرحوم شائع ہو گیا ہے جو درست نہیں ہے۔ صحیح نام شیخ عبد الہادی صاحب ابن محترم شیخ عبد القادر صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

اعلان نکاح و رخصتانہ

خاکسار کے بھائی عزیزی عبد القادر صاحب ایم اے پرنسپل گورنمنٹ کالج نوابشاہ (سندھ) کا نکاح عزیزہ عابدہ بیگم صاحبہ بی اے بنت مکرم خان نیاز محمد خان صاحب آف لاہور کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں مورخہ ۲۱ مارچ ۶۹ء بروز جمعہ بعد نماز عصر پڑھا۔ تقریب رخصتانہ لاہور میں مورخہ ۲۳ مارچ ۶۹ء کو عمل میں آئی۔ تمام احباب و بزرگان کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبد اللہ خان سکنہ باندھی۔ ضلع نوابشاہ سندھ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ فدوی کا نواسہ طاہر احمد چند دنوں سے نمونیہ بخار بیمار ہے نیز میرا ایک بچہ فوج میں ملازم ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو بہتر ترقی عطا فرما دے اور میری روحانی و جسمانی کمزوریاں دور فرما دے۔ آمین۔

(ایم صاحب داد خان سابق ڈپٹی تحصیل کھاریاں)

۲۔ خاکسار کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں جن کی وجہ سے سخت تکلیف ہے

(شاد محمد احمدی راولپنڈی)

۳۔ خاکسار کی والدہ ماجدہ تقریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہے۔ نیز خاکسار بھی کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے (علیم الدین چک نمبر ۱۰-۱۱/۳۲ ضلع ساہیوال)

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

وقفِ عارضی کے واقفین کی فہرست

جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقفِ عارضی کے ماتحت اپنے ایام (دو ہفتے یا زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے تک) وقف کر کے مقررہ جماعتوں میں جا چکے ہیں۔ ان کے اسماء برائے دعا شائع کئے جاتے ہیں ۱۹۶۶ء کے لئے سات ہزار واقفین کی ضرورت ہے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے نام اور وقت اور فاصلہ جہاں تک اپنے خرچ پر جا سکتے ہوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھیجکر ثواب حاصل کریں۔ خدمتِ دین کا یہ ایک نادر موقعہ پیدا ہوا ہے اسلئے سب احباب کو اس میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے امراء اور صدر صاحبان جماعت احباب میں پُر زور تحریک فرما کر ممنون فرماویں۔ جن احباب کو توفیق مل چکی ہے ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت قبول فرمائے۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

۲۰۲۶ مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی چک لدھا ضلع سیالکوٹ
۲۰۲۷ مکرم مسرور انور صاحب باجوہ چک ۳۱۲ ج ب گھکھووالی ضلع لائلپور
۲۰۲۸ مکرم رانا عبدالغفور صاحب چک ۲۴۴ سر کشمیر روڈ ضلع لائلپور
۲۰۲۹ مکرم نور محمد صاحب چک ۲۷۸ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور
۲۰۳۰ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۲۶ گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور
۲۰۳۱ مکرم چوہدری دین محمد صاحب پیر دشاہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور
۲۰۳۲ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب ٹمپل روڈ لاہور
۲۰۳۳ مکرم حبیب اللہ صاحب خادم دارالبرکات ربوہ
۲۰۳۴ مکرم محمد ابراہیم صاحب بی اے مانانوالی ضلع سیالکوٹ
۲۰۳۵ مکرم ناصر محمود صاحب چیمہ شاہنواز لمیٹڈ راولپنڈی
۲۰۳۶ مکرم نیاز احمد صاحب عارف پنڈ ہیگووال ضلع راولپنڈی
۲۰۳۷ مکرم رفیع الدین صاحب محلہ شاہ سوار بگٹ گنج مردان
۲۰۳۸ مکرم منظر حسین صاحب کوٹ موج دین ضلع گجرات
۲۰۳۹ مکرم عبدالحق صاحب سکرنڈ ضلع نوابشاہ
۲۰۴۰ مکرم محمد سلیمان صاحب گوٹھ مہندی آباد ضلع نوابشاہ
۲۰۴۱ مکرم ملک محمد اشرف صاحب چک ۳۵ شمالی ضلع سرگودہا
۲۰۴۲ مکرم ماسٹر نصیر اللہ خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۲۰۴۳ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب چک ۵۰ تحصیل لودھراں ملتان
۲۰۴۴ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب چک ۱۹۲ مراد ضلع بہاولپور
۲۰۴۵ مکرم مسعود احمد صاحب محمد نگر لاہور
۲۰۴۶ مکرم انوار احمد صاحب محمود آباد ضلع جہلم
۲۰۴۷ مکرم فضل الرحمان صاحب بی اے بی ٹی معرفت ٹوانہ ضلع سرگودہا
۲۰۴۸ مکرم رشید احمد صاحب چک ۲۹۶ ج ب چھپار ضلع لائلپور
۲۰۴۹ مکرم مولوی عبدالرزاق صاحب لدھیکے اعوان ضلع لاہور
۲۰۵۰ مکرم طارق شکیل صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ
۲۰۵۱ مکرم حکیم انور حسین صاحب کچہری بازار خانیوال ملتان
۲۰۵۲ مکرم ناصر احمد صاحب کرشن نگر لاہور
۲۰۵۳ مکرم بشیر احمد صاحب چک ۱۴۵ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ
۲۰۵۴ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کرونڈی ضلع خیرپور
۲۰۵۵ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب کرونڈی ضلع خیرپور
۲۰۵۶ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بھینی چک ۳۵ ج ب قادر آباد ضلع لائلپور
۲۰۵۷ مکرم مبارک احمد صاحب انصاری پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۲۰۵۸ مکرم محمد خورشید صاحب ایڈووکیٹ کچہری نارووال ضلع سیالکوٹ
۲۰۵۹ مکرم محمد یوسف صاحب ایڈووکیٹ " " "
۲۰۶۰ مکرم مستری لال دین صاحب موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ
۲۰۶۱ مکرم عثمان حیدر صاحب ہندی پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
۲۰۶۲ مکرم خالد محمود صاحب باجوہ معرفت ملتان جیل ملتان

۲۰۶۳ مکرم مرزا مقصود احمد صاحب چک ۳۶۷ ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائلپور
۲۰۶۴ مکرم مبارک احمد صاحب قمر جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۰۶۵ مکرم غلام محمد صاحب سرائے ضلع شیخوپورہ
۲۰۶۶ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب دارالصدر غربی ربوہ
۲۰۶۷ مکرم غلام غوث نمبردار علی پور ضلع ملتان
۲۰۶۸ مکرم راجہ فاضل احمد صاحب ایم بی ایڈ سرگودہا
۲۰۶۹ مکرم نصر اللہ خان صاحب اوکاڑہ ضلع ساہیوال
۲۰۷۰ مکرم وزیر احمد بھٹی صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر
۲۰۷۱ مکرم صوفی محمد عبداللہ صاحب بزرگوال ضلع گجرات
۲۰۷۲ مکرم ماسٹر محمد یار صاحب چک جھنبیال ضلع جھنگ
۲۰۷۳ مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب " " "
۲۰۷۴ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب چدھڑ ۵۴۳ ای بی ضلع ملتان
۲۰۷۵ مکرم محمد ابراہیم صاحب چک ۵ تحصیل خانیوال ضلع ملتان
۲۰۷۶ مکرم چوہدری خان بہادر صاحب احمدی سمبڑیال ضلع سیالکوٹ
۲۰۷۷ مکرم چوہدری اکبر علی صاحب ملیانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۲۰۷۸ مکرم محمد منظور صاحب صادق گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ
۲۰۷۹ مکرم نور دین صاحب بھٹوال ضلع سیالکوٹ
۲۰۸۰ مکرم ماسٹر محمد رفیق صاحب ڈنڈ پور کھرودیاں ضلع سیالکوٹ
۲۰۸۱ مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب چک ۵ پی رحیم یار خان
۲۰۸۲ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب " " رحیم یار خان
۲۰۸۳ مکرم علی محمد صاحب گوجر چک ۲۲۵ ر ب کرتار پور ضلع لائلپور
۲۰۸۴ مکرم نصیر احمد صاحب احمدی آنبہ ضلع شیخوپورہ
۲۰۸۵ مکرم ملک محمد شریف صاحب موضع پکا انا ضلع جھنگ
۲۰۸۶ مکرم چوہدری محمد سرور صاحب چک ۲ ایم بی ضلع سرگودہا
۲۰۸۷ مکرم غلام احمد صاحب چیمہ چک ۱۱۸ شمالی ضلع سرگودہا
۲۰۸۸ مکرم ماسٹر لعل دین صاحب کرم سنگھ ضلع سیالکوٹ
۲۰۸۹ مکرم قریشی غلام محمد صاحب ڈاکخانہ کرتو ضلع شیخوپورہ
۲۰۹۰ مکرم مرزا لطافت الرحمان صاحب ایڈووکیٹ ننکانہ
۲۰۹۱ مکرم محمد نذیر صاحب احمدی چک ۳ ۵۳ بھیکی ضلع شیخوپورہ
۲۰۹۲ مکرم محمد دین صاحب احمدی " " "
۲۰۹۳ مکرم چوہدری نقیر اللہ صاحب سانگلہ ہل شیخوپورہ
۲۰۹۴ مکرم محمد صدیق صاحب چک ۲۳ ڈاکخانہ سید والا ضلع شیخوپورہ
۲۰۹۵ مکرم احمد علی صاحب " " "
۲۰۹۶ مکرم غلام غفور صاحب چک ۳۱۲ ج ب براستہ گوجرہ ضلع لائلپور
۲۰۹۷ مکرم عبدالحی صاحب ڈوگر محمد پورہ گلی نمبر ۱۱ لائلپور
۲۰۹۸ مکرم محمد صدیق صاحب نمبردار چک ۱۶۰ ضلع بہاولپور
۲۰۹۹ مکرم منظور احمد صاحب چک ۲۳ D.N.B احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور
۲۱۰۰ مکرم شیخ نسیم عباس کوٹ دنیا پور ضلع ملتان
۲۱۰۱ مکرم مخدوم لطافت احمد صاحب بیت المخدوم میانی ضلع سرگودہا
۲۱۰۲ مکرم راجہ عبدالحق صاحب گھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ
۲۱۰۳ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ ضلع جھنگ
۲۱۰۴ مکرم محمد رفیع صاحب ناصر ربوہ ضلع جھنگ
۲۱۰۵ مکرم محمد خان صاحب جوئیہ چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودہا
۲۱۰۶ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر دارالصدر ربوہ
۲۱۰۷ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد دارالرحمت ربوہ
۲۱۰۸ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ
۲۱۰۹ مکرم اللہ رکھا صاحب جھنڈیر براستہ نارنگ ضلع شیخوپورہ
۲۱۱۰ مکرم محمد علی صاحب بمقام کمالپور ضلع شیخوپورہ
۲۱۱۱ مکرم غلام رسول صاحب پریم کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد
۲۱۱۲ مکرم علی محمد صاحب چک ۴۹۱ ضلع جھنگ
۲۱۱۳ مکرم رحمت خان صاحب ڈگری ہنڈواں ضلع سیالکوٹ

وصایا

نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

نمبر ۱۳۷۰۲ انیسہ بیگم زوجہ مولوی بشیر احمد صاحب خادم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد صرف مبلغ -/۳۰۰ روپیہ حق مہر بذمہ خاوند مکرم مولوی بشیر احمد صاحب درویش ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اسکے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ :- انیسہ فاطمہ محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب انڈیا ۳۱/۱۲/۶۷

گواہ شد :- خاکسار بشیر احمد خادم مبلغ و درویش کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۲/۱۲/۶۷

گواہ شد :- نصیر احمد خادم محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب انڈیا ۳۱/۱۲/۶۷

نمبر ۱۳۷۰۷ ناصر احمد صاحب ولد مخدوم حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۲۲/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ میری ماہوار آمد پہ ہوتا ہے۔ جو مبلغ -/۵۷ روپے ماہوار کے حساب سے ملتی ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔

اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پہ بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو بھی ترکہ ثابت ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد :- ناصر احمد ابن مخدوم حسین خادم مسجد مبارک قادیان ۲۲/۲/۶۸

گواہ شد :- قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ قادیان ۲۲/۲/۶۸

گواہ شد :- مخدوم حسین خادم مسجد مبارک قادیان ۲۲/۲/۶۸

بعدالت جناب آئی اے ذبیری صاحب ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنر راولپنڈی

مقدمہ زیر دفعہ : ۳ پیرا (۱) دفعہ ۳۰ قانون معاوضہ تارکان وطن

بسلسلہ جائیداد نمبر ۵ - N صاحب

بنام عوام الناس

عدالت ہذا میں محمد اسمٰعیل قریشی ولد حکیم محمد حسین قریشی مختار خاص کی طرف سے درخواست گذاری گئی ہے کہ مسمی سید فضل الرحمان فیضی ولد سید عبدالوحید مورخہ ۱۵/۲/۶۶ کو فوت ہو گئے ہیں اور مندرجہ ذیل افراد بطور ورثہ مقرر کئے جائیں۔ (۱) مسماۃ اختر زبیدہ دختر (۲) مسماۃ نعیمہ فیضی دختر (۳) مسمی سید عزیز الرحمن پسر (۴) سید محمد احمد پسر (۵) مسماۃ خیر النساء بیوہ

لہٰذا حکم ہوا کہ اگر کسی شخص کو کوئی اعتراض مذکورہ بالا افراد کے متعلق بطور ورثہ مقرر کئے جانے کا ہو یا کسی قسم کا کوئی اعتراض منتقلی بابت جائیداد مذکورہ بالا کے متعلق ہو تو وہ اندر اندر دس یوم درخواست باضابطہ میرے روبرو پیش کرے بعد از میعاد کوئی اعتراض یا درخواست قابل قبول نہ ہوگی اور یکطرفہ کارروائی مقدمہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۸ء کو میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا)

(دستخط حاکم)   (مہر عدالت)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

عجیب و غریب تبلیغی و تعلیمی کتابیں

(۱) حضرت مسیح کشمیر میں جس میں آٹھ فوٹو بلاک اور آٹھ بے نظیر نقشے بھی کتاب کے ساتھ ہیں۔ کاغذ سفید ڈمی قیمت دو روپے حجم ۲۲۴ صفحہ۔

(ب) واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت (۲) مقدس کفن ہر دو قیمت ڈیڑھ روپیہ

(ج) افادات حضرت و مذکریم حضرت حاجی پیر افتخار احمد صاحب مجدد ڈاک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام عمر کا سرمایہ عجیب و غریب تعلیمی و تربیتی مضامین کا مجموعہ حجم ۵۲۰ صفحہ قیمت تین روپے (د) حکیم عبداللطیف شاہد۔ گول بازار ربوہ متصل بیت اللباس

اعلان نکاح

محترم ڈاکٹر غلام رسول صاحب قریشی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈیمانسٹریٹر لیاقت میڈیکل کالج کا نکاح محترمہ صبیحہ عطاء صاحبہ بنت قاضی عطاء اللہ صاحب سانده خورد لاہور سے مبلغ تینتیس ہزار -/۳۳۰۰۰ روپیہ حق مہر پہ بتاریخ ۲۲/۳/۶۸ بعد از نماز جمعہ مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھا۔ تمام احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دے۔ (خاکسار خواجہ محمد شریف صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور)

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

نمبر پی آر - II/۶۷/لوکو/۱

پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے (۱) ۲۸ عدد -/۲۲۰۰/۲۰۰۰ ہارس پاور کے اور (ب) ۲۳ عدد -/۱۷۰۰/۱۵۰۰ ہارس پاور چوڑی گیج (۵'-۶") ڈیزل الیکٹرک لوکوموٹو کی فراہمی کے لئے جو ایس اے میں تیار کنندگان/فراہم کنندگان سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲:۔ ٹنڈر دستاویزات بشمول ہدایات برائے ٹنڈر دہندگان، ٹنڈر فارم، مطلوبات کے شیڈول اور ٹھیکہ کی شرائط دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان، ۱۲- ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱ - این وائی سے ۱۲ ڈالر فی سیٹ کی ادائیگی پہ مل سکتی ہیں۔

یہ ٹنڈر دستاویزات -/۱۰۰ روپے فی سیٹ علاوہ محصول ڈاک کی ادائیگی پہ جو کہ ناقابل واپسی ہیں دفتر سیکرٹری ریلوے بورڈ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز کمرہ نمبر ۲ پہلی منزل) ایمپریس روڈ لاہور یا دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی چھاؤنی سے بھی تمام ایام کار میں ۹ اور ۱۲ بجے دن کے دوران حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ ٹنڈر دستاویزات ۱۵ اپریل ۱۹۶۸ء سے ۱۲ مئی ۱۹۶۸ء تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈروں کے وصول کرنے اور کھولنے کی تواریخ حسب ذیل ہوں گی۔

ٹنڈروں کے وصول کرنے کی آخری تاریخ اور وقت ۲۲ مئی ۱۹۶۸ء بوقت ایک بجے دن

ٹنڈروں کے کھلنے کی تاریخ اور وقت : ۲۳ مئی ۱۹۶۸ء بوقت دس بجے دن

ٹنڈر پی - ڈبلیو - آر ہیڈ کوارٹرز کے کیٹی روم میں موقعہ پہ موجودہ ٹنڈر دہندگان یا انکے مجاز نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳:۔ ٹنڈر صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پہ ہی قابل قبول ہوں گے اور ٹنڈر دستاویزات سے منسلکہ شیڈولز بھی ہمراہ آنے چاہئیں۔

۴:۔ ٹنڈر ایسے ڈیزل الیکٹرک لوکوموٹو مینوفیکچررز سے ہی قابل غور ہوں گے جو مطلوبہ پاور اور سائز کے ڈیزل الیکٹرک لوکوموٹو بنا چکے ہوں اور جو ریلویز پہ کام کر رہے ہوں اور کامیاب ثابت ہوئے ہوں۔ ایسی فرمیں جو ان شرائط کو پورا نہیں کرتیں۔ ان کے ٹنڈروں پہ غور نہیں کیا جائے گا

۵:۔ ٹنڈر مہر بند لفافوں میں بند ہوں، ان پر ٹنڈر نمبر پی آر II/۶۷/لوکو/۱ برائے براڈ گیج (۵'-۶") ڈیزل - الیکٹرک لوکوموٹوز - شیڈول نمبر ________ کے الفاظ لکھے ہوں دفتر ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈیویلپمنٹ، ریلوے بورڈ، پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر ۱۹ گراؤنڈ فلور) ایمپریس روڈ لاہور میں ۲۲ مئی ۱۹۶۸ء بوقت ایک بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں یا اس مقصد کے لئے دفتر مذکور میں پڑے ہوئے ٹنڈر بکس میں ڈالے جا سکتے ہیں۔

اے - ایچ خان، پی آر ایس
برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

INF (L) 856

عبادتِ الٰہیہ کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کے عکس کو اپنے اندر پیدا کر لینا

یہی وجہ ہے عبادتِ الٰہیہ کے نتیجہ میں انسان کو بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ عبادتِ الٰہیہ سے کیا مراد ہے فرماتے ہیں:۔

"عبادتِ الٰہیہ بھی انسان کو بڑی بڑی نیکیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ عبادت بھی خواہ سچی ہو یا جھوٹی دونوں صورتوں میں بدیوں سے روکنے والی ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سچے مذہب کی بتائی ہوئی عبادتِ الٰہیہ ہی بدیوں سے روکنے والی ہو بلکہ درحقیقت ہر عبادتِ الٰہیہ بدی سے روکتی ہے۔ چاہے ہندو کی ہو۔ عیسائی کی ہو۔ یہودی کی ہو۔ زرتشتی کی ہو۔ مثلاً عیسائی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو کیا کہتا ہے یہی کہتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے اے خدا تیری بادشاہت جیسی آسمان پر ہے ویسی ہی زمین پر آئے۔

یہ چیز انسان کے دل میں آخر خشیت تو پیدا کر دیتی ہے۔ ایک جابر بادشاہ جو ظالمانہ حکومت کر رہا ہوتا ہے اگر کھڑے ہو کر دن میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے تو اس کے دل میں بھی کچھ نہ کچھ انکسار پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں بھی کسی کا محتاج ہوں۔ اس کے بعد یہی خیال اسے نیکیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ غرض عبادتِ الٰہیہ اپنی ذات میں بڑے بڑے گناہوں کو دُور کرنے والی ہوتی ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ نماز انسان کو فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے اسی مضمون کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ مجھے بتاؤ تو سہی کہ وہ کون ہے جو عبادتِ الٰہیہ کا منکر ہے۔ اگر ہے تو تُو دیکھے گا کہ اس میں یہ یہ عیوب ہوں گے کہ وہ یتیموں پر ظلم کرے گا مسکینوں کے حقوق ادا نہیں کرے گا اور مداہنت اور منافقت کا مادہ اس میں پایا جائے گا وہاں فرمایا تھا نماز بدیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے اور یہاں فرماتا ہے کہ جو نماز کا منکر ہے وہ بدی کا مرتکب ہوگا۔ گویا وہی مفہوم یہاں دوسرے الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔

عبادتِ الٰہیہ کیا چیز ہے اور نیکی کی صحیح تعریف کیا ہے اس بارہ میں یورپ میں بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔ یورپ کے فلاسفروں نے اس موضوع پر دو دو، تین تین، چار چار جلدوں میں کتابیں لکھی ہیں اور بڑی بڑی لمبی بحثیں کرنے کے بعد انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ نیکی وہ ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے مگر ہر تعریف جو انہوں نے کی ہے اس پر کوئی نہ کوئی اعتراض پڑتا ہے۔ مثلاً یہی تعریف لے لو کہ نیکی وہ کام ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے اگر اس کو درست سمجھ لیا جائے تو کیا اگر اکثر لوگ یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم قلیل التعداد لوگوں کو لُوٹ لیں گے تو ان کا یہ فیصلہ جائز ہوگا۔ اس تعریف کے رو سے یقیناً اکثریت کی لوٹ مار جائز ہوگی مگر درحقیقت جائز نہیں۔ اسی طرح اور جس قدر تعریفیں کی جاتی ہیں سب کی سب غلط ہیں۔ صرف ایک تعریف ہے جس کے متعلق مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ نیکی کی صحیح تعریف ہے اور وہی اکیلی تعریف ہے جس کے سوا کوئی تعریف نہیں اور وہ تعریف جس کا قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے یہ ہے کہ نیکی کہتے ہیں خدا تعالیٰ کی تصویر کا انعکاس کا اپنے اندر لے لینے کو۔ تعبّد کے معنے ہوئے خدا تعالیٰ کے عکس اور اسکی تصویر کو اپنے اندر پیدا کر لینا۔ یہی ایک صحیح ترین تعریف ہے اور اسکے سوا اور کوئی تعریف نہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا اسے ہم پہلے خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کریں گے لیکن جب وہ قائل ہو جائے گا تو اسے ماننا پڑے گا کہ اگر کامل اور بے عیب وجود خدا تعالیٰ کا ہے تو نیکی سوائے اس کے اَور کچھ نہیں کہ ہم اس بے عیب اور کامل ذات کا عکس اپنے اندر پیدا کر لیں اور اس کی تصویر بن جائیں۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات کا عکس اپنے اندر لے لے گا تو وہ تمام دنیا سے حسن سلوک کرنے لگ جائے گا اور اس کا رحم دوست اور دشمن سب پر وسیع ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب اس کے بندے ہیں۔"

(تفسیر کبیر صفحہ ۲۹۲-۹۳)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شمالی ویٹ نام پر بمباری بند کرنے کا حکم

واشنگٹن ۲۔ اپریل۔ صدر جانسن نے ویٹ نام کے بیشتر علاقوں پر بمباری بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ محدود کر دی گئی ہے اور مجھے امید ہے کہ شمالی ویٹ نام اس اقدام کا مثبت جواب دے گا۔ صدر جانسن نے کل ٹیلی ویژن پر ویٹ نام کی جنگ کے بارے میں اپنے فیصلہ کی تفصیلات بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی کمانڈروں کو حکم دیا گیا ہے کہ بمباری صرف شمالی اور جنوب کے غیر فوجی علاقوں تک محدود کر دی جائے اور شمالی ویٹ نام کے بڑے بڑے شہروں اور پیداواری علاقوں کو نشانہ بنایا جائے۔

صدر جانسن نے یہ نہیں بتایا کہ بمباری کب تک بند رکھی جائے گی لیکن انہوں نے کہا کہ جنگ کو محدود کرنے کی طرف یہ ایک اہم قدم ہے۔ اس اقدام کو مؤثر بنایا جا سکتا ہے اور باقی علاقوں پر بھی بمباری بند کی جا سکتی ہے بشرطیکہ صدر ہوچی منہ مثبت ردِ عمل کا اظہار کریں۔

امریکہ کے صدارتی انتخاب سے دستبرداری

واشنگٹن ۲۔ اپریل۔ صدر جانسن نے امریکہ کے صدارتی انتخاب سے دستبرداری کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کل قوم کے نام نشری تقریر میں کہا کہ وہ ڈیموکریٹک پارٹی سے صدارتی امیدوار کی نامزدگی کا ٹکٹ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ صدر جانسن نے کہا کہ قومی اتحاد کے دور میں ہم نے جو کچھ حاصل کیا اسے قوم کے بعض افراد میں پائی جانے والی بے چینی۔ بے یقینی اور خود غرضی کی وجہ سے ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ صدر جانسن نے کہا کہ قومی اتحاد کی خاطر انہوں نے صدارتی انتخاب میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ویٹ نام میں گھمسان کی جنگ جاری ہے اور وہ اس بات کو مناسب خیال نہیں کرتے کہ اپنے قیمتی وقت کا ایک لمحہ بھی انتخابی مہم میں "ضائع" کریں۔ انہوں نے امریکیوں سے اپیل کی کہ وہ قومی اتحاد برقرار رکھنے کے لئے جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا اگر ہمارا قومی اتحاد ختم ہو گیا تو ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ صدر جانسن نے کہا کہ انہوں نے انتخاب میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ بہت سوچ بچار کے بعد کیا ہے تاکہ قوم کا اتحاد پارہ پارہ ہونے سے محفوظ رہ سکے۔

پاکستان اور روس کے تعلقات

اسلام آباد ۲۔ اپریل۔ صدر ایوب نے روسی رہنماؤں کو یقین دلایا ہے کہ پاکستان دونوں ملکوں کے موجودہ تعلقات کو اَور مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ صدر نے یہ بات روس کے صدر مسٹر پڈ گورنی اور وزیر اعظم مسٹر کوسیگن کے نام ایک پیغام میں کہی ہے۔ یہ پیغام انہوں نے روسی راہنماؤں کے اس پیغام کے جواب میں بھیجا ہے جو انہوں نے یومِ پاکستان کے موقعہ پر بھیجا تھا۔

مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس

لاہور ۲۔ اپریل۔ معتبر ذرائع کے مطابق مغربی پاکستان کے گورنر نے صوبائی اسمبلی کا اجلاس یکم مئی کو طلب کر لیا ہے اجلاس صبح آٹھ بجے شروع ہوگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴